منشوری محمدی

۱۳۱۰ھ

بنگلور

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم ہٗ باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدیؐ تو ریب بلا تور یہ انجمن متجبل ہٗ گویان صفت سیرت مبرو محمدؐ

نمبر ۳۱ | مطبوعۂ ۵ ذی قعدہ سنہ ۱۳۱۰ ہجری دوشنبہ | جلد ۱۹

یہہ اخبار عشرہ وار بجنابین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت اسکی سالانہ بصیغہ پیشگی ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہئے

قبول اسلام

یکشنبہ کے روز ۲۳ ماہ اپریل سنہ ۹۳ء کو ایک لیڈی اسلام قبول کرکے جماعت اسلام مین شامل ہوی۔ عبداللہ کوئیلم صاحب کی مراکو سے واپسی کے بعد تین لیڈیان زمرۂ مسلمانان مین شامل ہوین۔

لورپول کے حالات

اوسطاماہ مارچ مین یکشنبہ کے دن برادر حاجی برون نے قرآن شریف کے الہام پر ایک لکچر دیا۔ برادر یحییٰ جانسن صدر نشین جلسہ تھے۔ لفظ الہام کے بارہ مین مختلف آراء کا تذکرہ کرکے بیان کیا کہ تمام کتب مقدسہ سے جنکے منجانب اللہ ہونے کا دعوی کیا جاتا ہے کوی کتاب قرآن شریف کے مانند نہین ہے۔ کوئی دوسری مقدس کتاب مذہبی قومی اخلاقی اور ملکی اصول کا مجمع نہین ہے جیساکہ قرآن مجید ہے۔ کوی کیسا ہی جاہل بدکار اور وحشی ہو اگر ہدایات قرآن کی پیروی کیا تو بدترین حالت سے درجۂ اعلی کو پہنچیگا اور تہذیب مین یکتا نہ روزگار ہوجاویگا۔

حاضرین مین کیپٹن الوف کے مسٹر ڈالی اور ان کے فرزند عمر جنکو انہون نے مسلم انسٹیٹیوٹ مین داخل کیا ہے موجود تھے اور ہایت محظوظ ہوے۔

ایک باشندۂ لنڈن تہامس برون نامی نے جناب عبداللہ کوئیلم صاحب۔ سے ان کی تصنیف فیصلہ آف اسلام منگوایا تہا اور جب کتاب پہونچکر مطالعہ سے فارغ ہوا تو مندرجہ ذیل خط لکہا۔

"جناب من۔ کتاب آپکی ترسیل سے مین ممنون ہوا اور بغور اسکو پڑہا۔ افسوس کہ مین نے اسکو آگے ہی نہ پڑہا ورنہ مین اسوقت تک شکوک مین نہ رہتا۔ آپ نے جو ذات الٰہی کا بیان کیا ہے اس سے مین بہت خوش ہوا۔ بیشک وہ ایک ہی ہے ہم استثنا کے باب مین پڑہتے ہین کہ سنو ای بنی اسرائیل خدا ایک

ہے۔ مین جدید جرد سلم چرچ کو گیا تہا یہان وہ عیسیٰ علیہ السلام کو خدا سے بہی بڑہا دیتے ہین (نعوذ باللہ من ذلک) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانحات عمری اور دیگر کاروبار کے بارہ مین مجہہ کو مختلف اور قسم قسم کے باتین بیان کئے گئے مگر وہ سب بیانات آپ کی سچی کتاب سے اختلافات رکھتے تھے اگر آپ براہ مہربانی افزود کیفیت سے مطلع کرین گے تو مین ممنون ہونگا"۔

اس خط کے مطالعہ سے یہ بات بخوبی خیال مین آتی ہے کہ بہت سے اہل یوروپ ایسے ہین جو سچے مذہب کے متلاشی اور حق کے قبول کرنے پر مائل مگر عیسائیون کی ابلہ فریبی اور اسلام کے بارہ مین جہوٹے اور غلط اور نفرت انگیز بیانات سے وہ دین برحق کی تحقیق سے دور ہین اور اگر اہل اسلام دین اسلام کی حقیقت اور اسکے سچے فضائل ظاہر کرنے کی فکر کرین تو بے شک خدا کے فضل سے بہت کچہ فائدہ ہو سکتا ہے اللہ ہم مسلمانون کو اسکی توفیق دے۔

امریکن اسلام مشن

اخبار نیویارک ورلڈ محمدوب صاحب کے اشاعت اسلام کو بیان کرکے لکہتا ہے کہ قریبًا تہم جہان وہ موجود ہین اور اشاعت کر رہے ہین چند روز مین اہل اسلام سے معمور ہو جاویگا۔

جواب نور افشان نمبر ۳ جلد ۲

(عیب نہ لگاؤ کہ تم پر عیب نہ لگایا جاوے۔ کیونکہ جس طرح تم عیب لگاتے ہو اسی طرح تم پر بہی عیب لگایا جاویگا۔ متی ۷-۱-۲

قولہ مصداق مثل مشہور۔ تو سوچہ ہے کہا کے بلی حج کو چلی اقول اولے وہ شکوے کرتے ہین اور کس واکیسا تہ بے طاقتی کے طعنے ہین جور و جفا کے ساتہ

اگر کبہی طوائف بی سانولی کے طرح ۱۸ سوچہ ہے کہا کر مشنریون کے جال مین پہنس جاتی تو مسیح مین ہو کر اسکے سب گناہ بپتسما پاتے ہی حضرت مسیح اٹہا لیتے۔ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ محصول لینے والے اور کسبیان تمسے پہلے خدا کی بادشاہت مین داخل ہوتے ہین۔ متی ۲۱-۳۱۔

قولہ سماۃ کبہی طوائف جو ایک عرصہ دراز سے سردار اوتم سنگہ رئیس رامپور کی ملازم تہی حج کے لئے گئی ہے۔

اقول ای چشم اشکبار ذرہ دیکہہ تو سہی۔ ہوتا ہی جو خراب وہ اپنا ہی گھر نہ ہو

کبہی طوائف ہم پیشہ بی بی راحب یسوع ۲-۱ اور عزیزان ۱۱-۳۱-۱ اپنے فعل سے تائب و نادم ہو کر حج کو گئی تو کیا برا ہوا۔ ایک نام کے سید صاحب باشندہ الور شیعہ مذہب جنہون نے اجمیر مین اصطبل پایا اور چہاؤنی نصیرآباد مین منادی مقرر ہوے روح القدس کے فیض سے بی سانولی نامی طوائف سے پادری صاحب ایک کمرہ اپنے بنگلہ مین ان کے رہنے کو دیا تہا اس مسئلہ تثلیث حل کرتے رہے۔ آپ جانتے ہین سود لنا ایک دن شاہ کا۔ اتفاقًا بی سانولی کو چوکیدار بنگلہ نے پکڑ لیا صاحب موصوف نے (یہ صاحب تو ہمہ صفت موصوف ہین) چوکیدار کو سات ڈبل پیسے پارہ کے

ملع کئے ہوے دیگر پیچھا چھوڑایا۔ اسی عرصہ مین منشی صاحب موصوف کو آتشک وسوزاک کی خوشخبری روح القدس نے عطا فرمائی۔ مگر بی سانولی مردانہ لباس پہنکر منشی جی کے کمرہ مین شب کو تشریف شریف کا ٹوکرا لایا کرتی تہین مگر چوکیدار پہلے سے پہونچا مگر گہات مین لگ رہا تھا دونون عاشق ومعشوق کو پکڑ کر پادری صاحب کے روبرو پیش کیا۔ پادری صاحب نے اسی وقت احاطہ مشن سے باہر نکالدیا چند روز کے بعد بی سانولی بہی عیسائی ہوکر منشی صاحب ممدوح کے نکاح مین آئی۔ پادریون نے پھر منشی صاحب کا قصور معاف کرکے عیسائی جماعت مین شامل کرلیا تو اس مین کیا بُرائی ہوی۔ ساری رات سوے کیا صبح کو بہی نہ جاگے۔ اپنے دلبر کو سب ہی چاہتے ہین۔ اسنے چاہا تو کیا بُرائی کی۔

قولہ سنا ہی کہ قبل روانگی کسی بڈہی آدمی کے ساتہ برائے نام نکاح ہی کرلیا ہے تاکہ حج مقبول ہوجاوے

اقول اگر کوی بولے تو وہ خدا کے کلام کے مطابق بولے اول پطرس ۴-۱۱ فرض کرو م بڈہا ہی سہی مگر ٹھنڈے ملک کے جوانون سے بہتر ہوگا۔ اور کونسے الہام سے آپکو معلوم ہوا کہ برائے نام نکاح کرلیا ہے۔ اگر کوی کہے کہ بی بی راحب نے اخیر عمر مین اس غرض سے سلمون سے نکاح کرلیا تاکہ عیسائی بہائیون کے نرخی خدا کے جدات مین داخل ہوجاوین اور نجات ہوجاوے تو اسکا آپ کیا جواب دین گے۔ بی سانولی دلجہی در راحب کے نکاح مین کچہ فرق ظاہر ا تو معلوم نہین ہوتا علاوہ برین بیبل مقدس کے رو سے زانیون سے محبت رکہنے کا حکم ہے نہ عیب جوئی کا۔ خداوند نے ہوسیع کو فرمایا کہ جا اور ایک زناکار عورت اور زنا کی لڑکی کو اپنے لئے لے۔ ہوسیع ۱-۲۔ واہ واہ پھر حامیان بیبل طوائفون پر نکتہ چینی کرین۔ خداوند نے مجہے فرمایا کہ پھر جا اور ایک عورت سے جو اوسکی دوست کی پیاری ہی پر زنا کرتی ہے محبت رکہہ۔ ہوسیع ۳-۱۔ دیکہو زانیون سے محبت رکہنے کا مکرر حکم ہے اور لو۔ اوسکی خرچی خداوند کے لئے مقدس ہوگی۔ یسعیاہ ۲۳-۱۸۔ آپ کو مناسب ہے، کہ ایسے آدمیون سے آپ ہی محبت رکہا کیجئے۔

قولہ مفصل حال پھر کبہی لکہین گے۔

اقول جسطرح ہندوستان مین لوگ کہتے ہین کہ جو جیسا کریگا سو ویسا پائیگا اور مسیح بہی اسکی صداقت کی گواہی دیتا ہے کہ جیسا تم کروگے ویسا ہی خدا اور آدمی تم سے سلوک کرینگے۔ دیکہو تفسیر انجیل متی رومن مطبوعہ الہ آباد صفحہ ۶۲۔ اللہ آپ کو فضول نکتہ چینی سے بچاوے اور راہ راست پر لاوے۔

بقیہ اردو قرآن مجید

اب سنئے اور غور فرمائیے کہ جب آپ اسلام کا مٹانا اپنا عین فرض جانتے ہین تو اس کی ترقی کی آپکو کیا فکر ہے۔

اسلام کے پانچ اصول ہین اور وہ ایسے برجستہ و پاکیزہ ہین کہ بڑے بڑے فضلا و علماء اہل یورپ خصوصاً عیسائیون نے انپر بہت رشک کیا یا ہی اور انکی العدل

تعریف فرمائی ہے اور یہی سبب ہی کہ اسلام روز بروز ترقی کر رہا ہے کیا پادری صاحب کو معلوم نہین کہ لوتھر پیرو ملک انگلنڈ نے جماعت عیسائی دین اسلام پر شہید ہوکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی منادی کی ہے۔ اور بیشمار ملک داوی مین دنیا کے بادشاہ نے معہ تیس لاکھ رعایا کے اسلام قبول کیا۔ امریکہ مین بڑے بڑے معزز عیسائیون نے پیغمبر عرب کا کلمہ پڑہا۔ استنبول مین ۶۰ ہزار نو مسلم اسوقت ہین۔

ہندوستان مین خاندان کے خاندان اسلام مین داخل ہوتے ہین وغیرہ وغیرہ۔

قولہ چند عربی دان لوگون کے سوا کچھ بھی معلوم نہین کہ اس مجلد ضخیم کتاب مین جس پر اون کے دین و ایمان کا انحصار ہے کیا لکھا ہوا ہے۔

اقول اگر اردو ترجمون اور تفسیرون کا مطالعہ کرین تو اردو دان بھی قرآن کے پاکیزہ مطالب سے آگاہ ہوسکتے ہین کیونکہ بکثرت ترجمے وغیرہ طبع ہوچکے ہین صرف عربی زبان مین قرآن کو مقید رکھنے کی اپکی ایک تہمت عجیب ہے۔

قولہ قاری و حفاظ جو پیش امام ہوتے ہین بڑی خوش الحانی و لہجہ کے ساتھ قرآنی سورتون کو پڑہتے ہین مگر شاید سو کے جماعت مین ایک دو آدمی ہون گے جو ان کے معنون کو سمجھ سکین۔

اقول یہ اعتراض کسیقدر درست بھی ہے کیونکہ ہمارے لکھے پڑہے بھائی اردو کا ترجمہ قرآن اچھی طرح نہین دیکھتے۔ ان کو کل بکاولی۔ الف لیلہ فسانۂ عجائب۔ فسانۂ آزاد۔ بوستان خیال وغیرہ سے زیادہ چسپی ہے۔ افسوس۔

قولہ بعض محمدی رفارمرون نے یہ رائے ظاہر کی تہی کہ نماز اردو زبان مین پڑہی جاے مگر اونپر بدعتی ہونے کا فتوی لگایا گیا۔

اقول جو لوگ صرف اردو زبان مین قرآن و نماز کا پڑہنا مناسب سمجھتے ہین وہ اس نازک مسئلہ کو نہین سمجھتے کہ جب خدانخواستہ صرف دوسری زبان مین قرآن تمام دنیا کو پسند خاطر ہوجائیگا اور رفتہ رفتہ اوسیکا چرچہ پہیل جاویگا تو بلاشبہ اصلی زبان عربی جس مین قرآن کی فصاحت و بلاغت و نکات و اسرار و معرفت الٰہی کا دوامی معجزہ ہے گم ہوجائیگی اسوقت مسلمان بھی مثل اہل کتاب کے اصل متن کی تلاش مین سرگردان ہون گے۔ اور تحریف توریت و انجیل کیطرح بلا روک و ٹوک جاری ہوجائیگی اسلئے مصلحت یہی ہے کہ نماز و قرآن اصلی زبان عربی مین پڑہا جاوے ہان اسکے ترجمے اور تفسیرین جو اردو مین بکثرت ہین زیر مطالعہ رہنے چاہئین۔

قولہ یہ تنگ خیالی و تعصب شاید اسوجہ سے ہوگا کہ خدا تعالی کسی خاص زبان سے رغبت و نفرت رکھتا ہے بلکہ صرف اس خیال سے کہ اگر عام فہم اور سلیس ہندوستانی زبان مین نماز مروج کردی جاے اور قرآن کے معانی و مطالب عام لوگ پڑہنے اور سمجھنے لگ جائین تو ان لوگون کی قدر و منزلت

مین جو عربی زبان کے باعث پیشوائے دین اور امام المسلمین بنے ہوے ہین بڑا خلل واقع ہوگا۔

اقول یہ بالکل افتراء و بہتان صریح ہے کیونکہ انہین عربی دان لوگون نے جو امام المسلمین بقول صاحب نیا فشان بنے ہوے ہین عام فہم اور سلیس ہندوستانی زبان مین بہت سے ترجمے اور تفسیرین چھپوا کر شایع کردی ہین اگر ان تفسیرون اور ترجمون کی تعداد معلوم کرنی ہو تو ہر ایک مطبع سے فہرست منگا کر دیکھ لیجئے ہم بوجہ طوالت نہین لکھ سکتے۔

قولہ شاید یہ بھی محمدیون کا خیال ہو کہ عربی زبان مین نماز پڑھنا خدا کو زیادہ تر پسند ہے۔

اقول آپ کی ایسی ہی بیوقوفیون نے توریت و اناجیل کو ایک دفتر گاؤ خورد کر دیا۔ یہ بات نہین کہ خدا کو صرف زبان عربی ہی مین عبادت پسند ہی بلکہ یہ قاعدہ اسلئے جاری رکھا ہی کہ اصل متن قرآن کا ضایع نہو جاے جیسا کہ ہمنے اوپر عرض کیا۔

قولہ علماء اسلام نہین چاہتے کہ قرآن کی بعض باتین جنہین وہ خود پوشیدہ رکھنا پسند رکھتے ہین عوام پر ظاہر ہون۔

اقول یہ تو خوب ہی سوجھی۔ اجی حضرت قرآن تمام دنیا کی مختلف زبانون مین شایع ہو چکا ہی اور اردو جیسی عام فہم زبان مین تو بہت سے ترجمے چھپ گئے ہین اسکا ایک شوشہ کسی دوست و دشمن پر چھپا نہین پھر آپ ایسے لایعنی اور فضول تحریر کیون کرتے ہین۔ اب ہم آپ سے پوچھتے ہین کہ وہ کون کون باتین ہین جو ہمنے تم سے چھپائین ذرا ان مین سے دو ایک تو بتائیے۔

قولہ آجکل کسی باہمت لبرل محمدی نے مطبع مفید عام آگرہ مین ایک اردو قرآن چھپوانا شروع کیا ہے جس کی مخالفت ابھی سے شروع ہو گئی ہے اور اخبار مہر نیمروز نے اپنے تائیدی ریمارک کے ساتھ ایک منڈاوری نامہ نگار کی مراسلت شایع کی ہے

اقول اس قرآن مین اصل متن کو بالکل چھوڑ دیا ہے اور خالص اردو ترجمہ ہی رکھا ہے اور یہ دور اندیشی اور دانائی کے خلاف کیا گیا ہے اگر حسب دستور ہر سطر متن کے نیچے اردو ترجمہ یا پہلا صفحہ متن کا اور دوسرا ترجمہ کا لکھا جاتا تو کچھ قباحت نہ تھی۔ مگر اسکے اجرا ہونے سے متن کے ضایع ہو جانیکا گمان غالب ہے اسلئے اسکی مخالفت کی گئی ہے پادری صاحب مسلمانون کو بھی اپنا جیسا بیوقوف بنانا چاہتے ہین کہ جسطرح توریت و اناجیل کا متن ہم گم کئے ہوے ہین اسی طرح مسلمان قرآنی متن کو گم کر دین ہم مالک مفید عام آگرہ اور اوس قرآن کے مترجم کی خدمت مین باادب التماس کرتے ہین کہ بہدردی اسلام اس امت پر رحم فرما کر ایسے قرآن کے طبع کا انصرام نفرمائین۔

راقم۔ غلام مولیٰ عطا۔ از بوڈاپٹری۔

بقیہ سیودی لائف کا جواب باصواب

حضرت لوط کے بی بی نے بھی جو ان کی مخالفت کر تو

اسکو بھی خدا نے ویسے ہی غارت کیا اور بائبل مین لکھا ہے کہ اسنے پیچھے پھر کے جو دیکھا تو ایسے جرم پر خدا نے اسکو نمک کا کنبہا بنا دیا چنانچہ ایسے مضمون کو لکھہ کر حضرت مصنف رسالہ جان بچاؤ صاحب لکھتے ہین کہ تم بھی سیدھے پہاڑ کو بھاگو مبادا کہ تم ہلاک ہوجاؤ پر تم سوال کروگے کہ کس پہاڑ کو بھاگین وہ پہاڑ کہان ہے مین اسکا جواب تم کو یہ دیتا ہون کہ تمہارے سامنے دو پہاڑ ہین اول تو کوہ طور یا کوہ سینا ہی یہان اگ کے شعلے بھڑک رہے ہین اسکے گرد سیاہی اور دھوان چھا رہا ہے بادلون کے گرجنے کی آواز آرہی ہے سخت طوفان ہے یہان خدا اپنی شریعت تم پر ظاہر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ لعنتی ہے وہ شخص جو کہ شریعت کے ایک حکم کو بھی ٹالدے۔

یہان تمہارے گناہون کی معافی کی کوی جگہ اور کوی امید نہین ہے یہان تو صرف یہی مسئلہ یاد ہے کہ جیسی کرنی تیسی بھرنی اگر تم چاہو تو ایسے پہاڑ کے طرف بھاگ جاؤ پر وہان جاکے تمہارا بچنا محال ہے لیکن ایک اور پہاڑ ہے جہان سے کہ سیاہی کم ہوتی جاتی ہے اور آسمانی نور چمکتا ہے اس پہاڑ کا نام کلوری ہے وہ جگہ جہان خداوند مسیح مصلوب ہوا یہان خدا تمہارے گناہون کو معاف کرنے کو تیار کھڑا ہے اسکے نزدیک جاکے تم دیکھوگے کہ ایک شخص وہان صلیب پر لٹکا ہوا ہے یہ خداوند عیسے مسیح ہے جسنے تمہارے گناہون کے عوض اپنی جان دیدی ہے اور تمہارا کفارہ اور فدیہ ہوگیا ہے۔

اب ذرا منصف مزاج لوگون کو اس رسالے کے مصنف صاحب کے غیر محقق باتون کو دیکھنا اور پھر انصاف کرنا چاہیے کہ یہ حضرت شریعت کو بالکل بے سود اور لایعنی شے قرار دیتے ہین حالانکہ جتنے انبیا گذرے سب شریعت ہی کی تعلیم و تعمیل کرتے رہے خود جناب مسیح علیہ السلام ہی عمر بھر اسیکی تعلیم و تعمیل مین حتی المقدور ساعی و کوشان رہے خود آنجناب کا ختنہ بھی یہودی شریعت کے مطابق کیا گیا اور پھر حضرت یحیی سے انہون نے بپتسما بھی اسی شریعت ہی کے مطابق لیا پس جس شریعت کی تعلیم و تعمیل کے لئے خداوند تعالی نے بیشمار رسولون کو بھیجا اور ان حضرات نے عمر بھر یہی کام کیا اور اسکے لئے طرح طرح کے تکالیف و صدمات کو برداشت کیا اور حضرت مسیح نے بھی اسیکے لئے کیا کچھ برداشت نہ کیا اسکو مصنف رسالہ صاحب بیکار محض تصور کرتے ہین اور فقط حضرت مسیح کے کفارہ و فدیہ پر ایمان لانے کو موجب نجات جانتے ہین حالانکہ یہ بائبل کے بیانات اور آیات بینات سے بھی ثابت نہین ہوتا چنانچہ بطلان کفارہ پر بہت رسالے تالیف ہوچکے اور برابر اخبار منشور محمدی مین ایسے مضامین بڑے ہی شد و مد سے شایع ہوچکے ہین اسلئے ہم اس مین کچھ لکھنا مناسب نہین سمجھتے انہین مضامین و رسالون کے طرف رجوع کرنے کی ہدایت کرتے ہین لیکن بطور رفرنس یہان بائبل کے ان مقامات کا نشان لکھدیتے ہین جہان سے کفارہ کا بطلان ہوتا ہے۔

نام کتاب	باب	آیت

لوقا	۲۴	۴۲ و ۴۳	
ایضاً	۷	۴۷ و ۴۸	
ایضاً	۲۳	۴۳۰	
ایضاً	۱۹	۹	
یوحنا	۱۹	۷	
ایضاً	۷	۱	
ایضاً	۵	~	
ایضاً	۸	۱۱	
ایضاً	۲۰	۲۳	
مرقس	۳	۲۸ و ۲۹	
ایضاً	۲	۱۰ تا ۱۲	
ایضاً	۱۴	۳۴ تا ۳۶	
ایضاً	۱۵	۳۴	
استثنا	۲۴	۱۶	
ایضاً	۳۲	۳۹	
امثال	۲۱	۸	
یشعیا	۴۳	۱۱ و ۱۳	
حزقیل	۱۸	۲۰ تا ۲۳	
متی	۲۷	۴۶	
ایضاً	۱۹		
ایضاً	۲۶	۲۴	
ایضاً	۸		
ایضاً	۱۶	۱۹	
ایضاً	۱۸	۱۸	
ایوب	۲۲	۲۹ و ۳۰	

نامۂ رومیان	۱۴ ۱۲
نامۂ عبرانیان	۱۱ ۳۱
قرنتیان ۲	۲ ۱۰
تواریخ ۲	۱۹ ۷

پس جو مضمون بائبل کے اتنے مقامات سے بے اصل و ناجائز ثابت ہے وہ مدار ایمان سمجھا جاوے اور جس کے لئے بیشمار انبیا مبعوث ہوے وہ بیکار تصور کیا جاے کیونکر حق و صحیح ہو سکتا اور جس کو ذرا بھی عقل ہے اسکو کیونکر درست و جائز سمجھ سکتا ہے۔ البطلتم کلام اللہ لاجل سنتکم کی یہی معنی ہے دیکھو متی باب ۱۵۔ آیت ۳۔ اپنے روایتون کے سبب خدا کا حکم ٹال دیتے ہو فقط اسکے بعد مصنف صاحب نے۔ ورفیض محمد وا ہے آئے جسکا جی چاہے۔ کے معارضہ مین ایک غزل لکھہ کر اپنی ترکی تمام کی ہے پس انشاء اللہ تعالیٰ آیندہ اس کی خدمت بھی کیجاویگی ؎

در بند آن مباش کہ مضمون نماندہ است
اینک بناے قصر کلامے نہادہ ام

باقی آیندہ۔

راقم ابو محمد عبد اللہ از بلیا گہاٹ کلکتہ۔

جناب اڈیٹر صاحب اخبار منشور محمدی دام برکاتکم۔

بعد سلام مسنون کے واضح ہو کہ ایک مضمون دربارۂ الہام ارسال خدمت کرتا ہون براہ نوازش آپ اپنے اخبار گوہر بار مین درج فرماکر بندہ کو ممنون احسان فرمائین

الہام کی ضرورت

تمام جہان مین جسقدر تحریرین پائی جاتی ہین وہ دو حال
سے خالی نہین یا تو وہ تحریرین الہامی ہونگے - یا غیر
الہامی - ہر دو تحریرات مین مابہ الامتیاز صرف یہ امر
معلوم ہوتا ہے کہ جو تحریرین الہامی ہون گے ان مین
تینون زمانہ یعنے ماضی وحال ومستقبل کی خبرین برابر
پائی جائینگے - اور جو تحریرین غیر الہامی اور صرف انسانی
خیالات ہین ان مین صرف وہی زمانون کا حال
بیان ہوگا یعنے ماضی وحال اور اخبار زمانہ مستقبلہ
کی بو بھی نہین پائی جاویگی کیونکہ زمانہ مستقبل کا
علم سوائے علام الغیوب جناب باریتعالیٰ کے کسی
انسان کو نہین دیا گیا جو اپنی ذات خاص سے
عالم الغیبی کا دعوی کرے - ہان اس ذات مقدس
عالم الغیب نے خاص اپنے برگزیدہ بندون کو بذریعہ
الہام آیندہ کی خبرین جو علم غیب سے تعلق رکھتی ہین
حسب ضرورت عنایت فرمائین اور ان غیبی خبرون
کو اصطلاح اہل کتاب مین پیشین گوئیان کہتی ہین
اور یہ امر طاقت انسانی سے بالاتر اور فوق العادت
مین داخل ہے جو بدون امداد الٰہی کوی انسان بہ
پیشین گوئیان نہین کر سکتا پس ظاہر ہے کہ جن
تحریرون مین آیندہ کی خبرین یعنے پیشین گوئیان
بیان ہون گے وہ تحریرین بیشک ولا بد الہامی
اور منجانب اللہ تصور ہون گے اور جو تحریرین
غیر الہامی یعنے بدون امداد الٰہی صرف انسانی خیالات
ہین وہ ضرور بر ضرور چار حال مین مقید ہونگے
اول کتب سابقہ کا انتخاب کرنا -
دوم بچشم دید کوی ماجرا بیان کرنا -
سوم سماعی باتین نقل کر لینا -
چہارم خود اپنا ہی احوال لکھ لینا -
ناظرین حق بین غور فرمائین کہ ان ہر چہار امور مذکورہ
بالا کے تحریر کرنے کے واسطے الہام کی کونسی ضرورت ہے
کیونکہ یہ کام تو بلا الہام کے بھی ہو سکتے ہین اور ہوتے
ہین ان مین الہام کی کیا حاجت ہی چنانچہ تمام لکھے
پڑھے آدمی بدون الہام کے شب و روز امور مذکورہ
بالا کی قواعد پر دفترون کے دفتر تحریر کرتے ہین
جب یہ امر بخوبی معلوم ہو گیا تو ای ناظرین بالانصاف
غور فرمادین کہ مؤلفین اناجیل مروجہ حال کے تحریرین
بھی ان چار امور مذکورہ بالا مین مقید پائی جاتی ہین
چنانچہ اناجیل مروجہ حال کے سیر و مطالعہ کرنے والون پر
یہ امر پوشیدہ نہین ہے کہ تمام اناجیل مروجہ حال
مین اول تو عہد عتیق اور دیگر کتب موضوعات
سے انتخاب کیا گیا ہے کیا اس انتخاب کرنے مین
الہام الٰہی کی حاجت ہی نہین ہر گز نہین - کیونکہ
صدہا مولف کتب سابقہ کا انتخاب کر کے نئی کتابین
تیار کرتی ہین جن کو کوی ایماندار حق پرست
شخص الہامی نہین کہہ سکتا - دوم مؤلفین اناجیل
مروجہ حال نے اپنی آنکھون کا دیکھا ماجرا بیان کیا
ہے اس مین بھی الہام الٰہی کی کوی حاجت نہین
کیونکہ صدہا مرید اپنے پیرون مرشدون کی سوانح
عمری لکھا ہی کرتے ہین ان کو کوی صاحب علم الہامی
نہین خیال کرتا - سوم مولفین اناجیل یعنے

ولوقا نے صرف سنی سنائی باتین بدون الہام کے نقل
کی ہین چنانچہ لوقا و مرقس کے غیر الہامی ہونے پر پادری
عماد الدین پانی پتی اپنی ہدایۃ المسلمین مطبوعہ ۱۸۷۳ء
کے صفحہ ۲۴ مین قائل ہین کہ مرقس و لوقا الہامی شخص
نہین تھے اور ظاہر ہی کہ جو سنی سنائی قصہ جات ہم ہی
بدون الہام کے لوقا و مرقس کیطرح سے نقل کر سکتے
ہین کیا ہماری تحریرین بھی الہامی ہو سکتی ہین۔
ہرگز نہین۔ ہرگز نہین۔

چہارم مولفین اناجیل کا اپنا ہی احوال کہ ہم یون
ایمان لائے اور عیسی علیہ السلام نے ہم سب کو بے
ایمانی کا خطاب بخشا۔ مرقس ۱۶ باب آیت ۱۴۔ اور
ہماری بڑے بزرگ میان پطرس صاحب کو شیطان
کا لقب دیا۔ مرقس باب ۸۔ آیت ۳۳۔ اور
ہم کل بھائی اپنی خداوند یسوع مسیح کی رفاقت چھوڑ کر
گستمنی باغ سے ایسے فرار ہوے جو ہماری نصیب
ان کی تجہیز و تکفین تک بھی میسر نہین ہوی۔
انجیل متی باب ۲۶۔ آیت ۵۶۔ ہمارے ایک بھائی
نے جس کو شیطان مجسم کہنا چاہئے۔ لوقا باب ۲۲
آیت ۳۔ اور جس نے اپنے پیرو مرشد یعنے حضرت
مسیح خداوند کو تیس روپیہ پر بیچ ڈالا۔ متی باب ۲۶
آیت ۱۶۔ اور ہمارے بزرگ میان پطرس نے
تین مرتبہ جھوٹی قسمین کہائین اور ہمارے خداوند
یسوع مسیح کے نام پاک پر خدا کی پناہ لعنت ڈالی
اور ان کی نبوت حقہ سے منکر ہو گیا۔ متی باب ۲۶
آیت ۷۲ و ۷۳۔ حتی کہ بموجب قول میان پولوس

۵ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۱ھ

یہ حضرت پطرس انجیل کی سچائی سے بھی منکر ہو چکی
ہین خط گلتیان باب ۲۔ آیت ۱۴ وغیرہ وغیرہ۔
دیکھئے جب مولفین اناجیل مروجہ حال عام خلق خدا
کی طرح ہر چہار اقسام مذکورہ بالا کی کلام سے باہر
قدم نہین رکھہ سکتے جیسے کہ اوپر ہم بیان کر چکے ہین
تو پھر مولفین اناجیل کی تحریرون کو کیونکر اور کس
قاعدہ سے الہامی تصور کرین۔ اور مولفین اناجیل
مین کونسا سرخاب کا پر ہے جو اور بندگان خدا مین
نہین اگر ان کے لئے کوی خاص خصوصیت ہی تو بیان
کرین۔ ہان اگر کوی عیسائی مرد میدان بنکر مولفین
اناجیل کی کوی پیشین گوئی ان کی خاص کلمات
مین نکالکر دکہلاوے تو بیشک و لاریب ان کی
تحریرین الہامی تصور ہو سکتی ہین۔ اور جو عیسائی
مولفین اناجیل کی پیشین گوئیان بیان کرنا چاہے
تو چند شرائط مندرجہ ذیل کا لحاظ ضرور دل مین رکہے

شرط اول۔ وہ پیشین گوی قبل از واقعہ تحریر
کے قید مین آچکی ہو۔

دوم اس پیشین گوئی مین قیافہ شناسی و موقع
بینی نہو۔

سوم وہ پیشین گوئی کسی اگلے بزرگ سے منقول نہو

چہارم وہ پیشین گوی پوری ہی ہو چکی ہو۔

جب ان مذکورہ امور کا لحاظ رکہکر کوی عیسائی
مولفین اناجیل کی پیشین گوئیان ثابت کر دیگا
تو ان کی تحریرین ضرور بالضرور الہامی خیال
کیجائینگی۔ ورنہ بدون پیشین گوئیون کے ان کی

تحریرون کو الہامی خیال کرنا سراسر جہالت اور کور باطنی ہے۔ اور سچ یہی ہے کہ پولوس جیسے چالاکون کی چٹھیات خانگی کو بدون پیشین گوئیون کے الہامی خیال کرنا حضرات عیسائیون کا ہی حوصلہ ہے۔ فقط والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

کمترین آدمین بن کریم بخش۔ لودہیانہ۔

معاش و معاد

بعض اہل الرائے کو یہ شکایت ہے "بعض اشخاص جن کو تورع و تقوی کا دعوی ہے دولتمندی اور ازدیاد مال کو فرعون کا ورثہ قرار دیتے ہین اہل دول پر چشمک زن ہین اور فقر و فاقہ کو مذہب کا زیور سمجھتے ہین حالانکہ اکابرین صفت ممول سے موصوف تھے اور اسلام کی ترقی کے زمانہ مین دنیا بھر کی دولت مسلمانون کے ہاتھ مین تھی۔

میری نظر مین یہ بحث نہایت ہی دقیق ہے جو لوگ فقر و فاقہ کو اسلام کا زیور کہتے ہین ان مین بیشتر حضرات بقول شکایت کرنیوالون کے کاہل اور کم ہمت ہین جن سے کوی کام نہین ہو سکتا۔ درویشی زہد۔ تورع کو استحصال زر و مال کا جال بنایا ہے اور دون کو فقر و فاقہ پر قناعت کرنے کی نصیحت کرتے ہین اور چاہتے ہین کہ دنیا بھر کا مال و دولت ہم کو ملجائے لوگ روپیہ کمائین اور ہم کو دکھائین حرم کو ادن کے دروازہ کی دربانی اور دغابازی کو خدمت گس رانی ملی ہے ہان بعض ان صفات سے موصوف نہین ہین مگر ان کی باتین بے اصول نہین ہین۔

زاہدان ربانی اس زر و مال کو ورثہ فرعون کہتے ہین جو دوسرون کے قبضہ مین ہو اور اس دولت کو محبت کی نگاہون سے دیکھتے ہین جو اپنے قبضہ مین ہو جو آدمی دنیا کمانے کے لئے زاہد بنے اس کی باتین قابل اعتقاد نہین ہوتی ہین ہان جو خدا کی طالب ہین وہ ستون دین ہین۔

اس دولت مین جو اکابرین دین کے پاس تھی اور اس دولت مین جو میراث فرعون و قارون کہی جاتی ہے فرق ہے۔

رزق سرمایہ حیات ہے لیکن بے اصول کہایا جائے تو وہی باعث ممات ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

بے حکم شرع آب خوردن خطاست
دگر خون مفتوی بریزی رواست

تجارت۔ زراعت۔ صناعت۔ ملازمت۔ غرض استحصال زر و مال کے چار دن راستون کو شرعا شریف نے وسیع بلکہ وسیع تر کر دیا ہے لیکن راہرو احتیاط کے ساتھ اپنی گاڑی نہین چلاتے۔ جو دولت احکام مذہبی کی پابندی سے حاصل کیجائے اور مذہبی طور پر صرف کیجائے اوسے ظاہرا ناپاک اور ورثہ فرعون نہین کہا جا سکتا اور جو دولت ناجائز طور پر جمع کیجائے اور ناپاک طریقہ سے صرف کیجائے یا ناروا صورت پر سرمایہ کیجائے اسکے ناستودہ ہونے مین کوی کلام نہین کر سکتا فرض کیا جائے کہ ایک آدمی نے کسی یتیم کا مال مارا یا کسی

جعلی دستاویز کی بنیاد پر جھوٹے دعوی کو ڈگری کرایا
دوسرے کے دعوے کو باطل کرایا یا جھوٹی گواہی
دی۔ چوری کی۔ راستہ لوٹا۔ رشوت لی۔ یا دوسرے
کسی ناپاک نجس ذریعے سے روپیہ حاصل کیا اور اسے
شراب خواری یا زناکاری مین صرف کیا یا بخیلون
کی طرح اس کا خزانچی بنا غربا پر ظلم کرنے بھائی بندون
سے رعونت کرنے۔ تکبر۔ غرور۔ بدزبانی کج خلقی فتنہ
انگیزی کا ذریعہ اس دولت کو بنایا تو فرماتے
کہ ایسی دولت کو اور ایسے دولت والون کو وہ
لوگ جو سچے طور پر اسلام یا کسی دوسرے مذہب
کے پابند ہین کیا کہین گے میراث فرعون وقارون
نہین ہے تو اور کسکی میراث ہے اور اس دولت کی
تشبیہ کیونکر اس دولت سے دیجاے جو اکابرین
دین متین کے پاس تھی کچھ اسلام کی خصوصیت نہین
ہے یہ دولت ہر مذہب مین ہر قانون مین ناپاک
ناجائز ذرایعہ باعث وبال سمجھی گئی ہے بعض اشخاص
ایسے بھی ہوتے ہین جو اگرچہ ابتدا مین احتیاط رکھتے
ہین لیکن بعد حصول دولت وحکومت کے ان کے
خیال بدل جاتے ہین ؎

دولت کی ہوا مین کوی قائم نہین رہتا
مستون کی طرح جھومتے ہین نخل ثمردار

اسے بھی سچے مذہب والے نفرت کی نگاہون سے
دیکھتے ہین۔

خلاصہ یہ ہے کہ دولت اگر مخرب مذہب ہو تو وہ ورثہ
فرعون ہے اور اگر دولت بغرض حصول سعادت
ہو تو وہ محمود و موعود ہے اور اگر دونون پہلو نہ
نکلتے ہون تو اس کا پلہ برابر ہے۔

رہا فقر و فاقہ اسکے یہ معنے ہین کہ دولت وحکومت
کی حالت مین انسان نفس کشی کرے اور آسایش
بدنی پر متوجہ نہو دولت کو باعث استحکام مذہب
سمجھے غرور تکبر نخوت تن پروری کا دلدادہ نہو
تنگدستی سے گھبرا کر افلاس سے شرما کر ناجائز
دولت کو طلب نہ کرے بلکہ قوت بازو سے مذہبی
پابندی کے ساتھ جو ملے اسپر قناعت کرکے شکوہ
سے سروکار نہ رکھے مصارف مین اور مداخل مین
مذہب کا پابند رہے۔

یہ جو لکھا ہے کہ بعض اکابرین دین متین خوش
پوش اور خوش خوراک تھے اس مین البتہ کلام
کا محل ہے۔ اکابرین دین پر جو حالت گذری ہے
اس مین انہون نے ثابت قدم اور استقلال کے ساتھ
مذہب کا پہلو نہین چھوڑا ہے لباس اور خوراک دونون
مین اسراف بیجا کو وہ حرام جانتے تھے گو کیسا ہی تمول
ہوتا مگر وہ اپنے آپ کو پابند نفس کشی رکھتے تھے نہ انکو
ناجائز حکومت کی ہوس تھی نہ تن پروری کی فکر
البتہ نیک طریقہ سے دولت حاصل کرتے تھے اور نیک
کامون مین صرف کرتے تھے وہ دولت کو نفسانی
خواہشون کے پورا کرنے کا آلہ نہین بناتے بلکہ استحکام
مذہب کا آلہ بناتے تھے۔

جس دنیا کی مذمت کلام اکابرین مین دیکھی جاتی ہے
وہ وہی دنیا ہے جسکی وجہ سے خدا سے غفلت ہو جاے

خواہ تعلقات دنیوی ہون خواہ زر و مال اور دولت و
حکومت ہو سچیت دنیا از خدا غافل شدن - نے
قماش دنقرہ و فرزند و زن - دبیر -

لکچر محمد الگزانڈر رسل وب بمقام حیدرآباد دکن (بقیہ از نمبر ۲۴)

آپ کیا خیال کرتے ہین اسکے احباب اور رفقا اوسکو
کب تک عزیز رکھین گے کیا آپ خیال کرتے ہین کہ اسکے
اس راہ کے اختیار کرنیکے بعد بھی وہ اسکی صحبت کے خواہان
ہونگے یا اسکو جائز رکھینگے؟ حق تو یہ ہے کہ وہ علم اعلیٰ
جسکے حصول کے لئے ہر شخص جد و جہد کرتا ہے اسکے حاصل
کرنے کی کوشش کرنیوالے بھی بہت کم ہین جسوقت آپ
کسی شخص کے آرام تلذذ - حوصلہ یا سرمایہ کے کم کرنیکی
فکر کیجیگا تو وہ فرار ہو جاویگا اور اپنی سب چیز اپنے
ساتھ لیتا جائیگا یا دیو کی طرح لڑکر اسکی حفاظت کریگا
تاریخ کی ایک محتشم اور محترم تصویر میرے سامنے ہے
انسان کو اس سے زیادہ محتشم اور محترم تصویر نہین ملی
ہوگی ایک بے پروا معظم شخص جسکے ذات سے عظمت
حیرت اور ہیبت مترادف ہی جسوقت کہ وہ ستون
مسجد مدینہ کے طرف پشت کرکے کھڑا ہوتا ہی اسکا چہرہ
خدائی الہام کے نور سے چمکتا ہے یہ وہ مسجد ہے جسکی
تعمیر مین اسکے اپنے ہاتھ نے مدد دیا تھا اسکے چارون
طرف بہت سے لوگ بیٹھتے ہین - اسکے باتون کو گوش
دل سے سنتے ہین اور اسکے چہرے کو نہایت عظمت
کے ساتھ دیکھتے ہین دنیا کے لوگ جن چیزون کو مقدس
سمجھتے ہین اور جن کے حصول کی کوشش کرتے ہین
ان سب کو اسنے ترک کر دیا ہے اپنے احباب اور مدح
خوانان سابق کی اہانت اور ظلم کو سہہ لیا ہے اسنے
ان مصائب غم اور مایوسیون کو تحمل کر لیا ہے جو
معمولی آدمی کو تباہ کر ڈالتین اور اسپر بھی اوسکے
دل مین کینہ ارادت انتقام - حوصلہ اور نفرت کو
دخل نہین ہے اسکا دل صلح - خوشی - اور محبت سے
معمور ہے کیونکہ خدائی نور اسکے تمام جسم مین معمور ہے
نہایت تحمل و رشوق کے ساتھ وہ اپنے تابعین کو
حیات سرمدی کی سیدہی راہ بتاتا ہے وہ لوگ
نہایت شوق اور توجہ سے ان باتون کو سنتے ہین
اور چاہتے ہین کہ وہ الفاظ ان کے دل مین سرایت
کر جائین اور روزانہ ان باتون کو جمع کرتے جاتے
ہین وہ لوگ اسکی ہدایات کا ثبوت نہین مانگتے
وہ شبہ نہین کرتے بلکہ کہتے ہین کہ ہم کو راہ دکھا دیجئے
ہم ٹھیک اوسی راہ پر چلینگے تا بدیکہ ہم حیات
جاودانی کا گوہر بے بہا پالین - باقی آیندہ -

بافیداردن سے التماس

دس مہینے تمام ہونے کو ہین اور سال قریب الاختتام
مگر ابتک بڑے تعداد خریداران نے قیمت اخبار
جسکا ابتدائے سال مین ادا کیا جانا ضروری تھا نہین
ادا کیا - گو خریدارون سے قیمتین وصول ہوین مگر
انکی تعداد بہت بڑی ہوی ہے جنہون نے قیمت نہین دی
امید ہی کہ یہ حضرات جلد توجہ فرماوین - منشور محمدی کو
ایسے ایسے سخت صدمات گذرنے کے باوجود بھی انکا یہ تساہل
اور بے توجہی بڑے بے حمیتی کی بات ہے ان لوگون کو بھی

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین باہتمام محمد شریف چھپا -